سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ ۙ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ ○

کہہ مَیں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں یعنی یہ زمانہ اپنے فسادِ عظیم کے رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اِس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۰۷ حاشیہ در حاشیہ ۳)

سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس یہ دونوں سورتیں سورۃ تبت اور سورۃ اخلاص کے لئے بطور شرح کے ہیں اور ان دونوں سورتوں میں اس تاریک زمانہ سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے جب کہ لوگ خدا کے مسیح کو دُکھ دیں گے اور جب کہ عیسائیت کی ضلالت تمام دُنیا میں پھیلے گی۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۰)

.....تم جو نصاریٰ کا فتنہ دیکھو گے اور مسیح موعود کے دشمنوں کا نشانہ بنو گے یُوں دعا مانگا کرو کہ مَیں مخلوق کے شر سے جو اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا مالک ہے یعنی روشنی کا ظاہر کرنا اس کے اختیار میں ہے اور مَیں اس اندھیری رات کے شر سے جو عیسائیت کے فتنہ اور انکار مسیح موعود کے فتنہ کی رات ہے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ اُس وقت کے لئے یہ دعا ہے جب کہ تاریکی اپنے کمال کو پہنچ جائے

اور مَیں خدا کی پناہ ان زن مزاج لوگوں کی شرارت سے مانگتا ہوں جو گنڈوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکتے ہیں (یعنی جو عقدے شریعتِ محمدیہ میں قابلِ حل ہیں اور جو ایسے مشکلات اور معضلات ہیں جن پر جاہل مخالف اعتراض کرتے ہیں اور ذریعۂ تکذیب دین ٹھہراتے ہیں۔ اُن پر اَور بھی عناد کی وجہ سے پھونکیں مارتے ہیں یعنی شریر لوگ اسلامی دقیق مسائل کو جو ایک عقدہ کی شکل پر ہیں دھوکہ دہی کے طور پر ایک پیچیدہ اِعتراض کی صورت پر بنا دیتے ہیں تا لوگوں کو گمراہ کریں۔ اُن نظری اُمور پر اپنی طرف سے کچھ حاشیے لگا دیتے ہیں اور یہ لوگ دو۲ قسم کے ہیں ایک تو صریح مخالف اور دشمنِ دین ہیں جیسے پادری جو ایسی تراش خراش سے اِعتراض بناتے رہتے ہیں اور دوسرے وہ علمائے اِسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور نفسانی پھونکوں سے خدا کے فطری دین میں عقدے پیدا کر دیتے ہیں اور زنانہ خصلت رکھتے ہیں کہ کسی مردِ خدا کے سامنے میدان میں نہیں آسکتے صرف اپنے اعتراضات کو تحریف تبدیل کی پھونکوں سے عقدۂ لاینحل کرنا چاہتے ہیں اور اِس طرح پر زیادہ تر مشکلات خدا کے مصلح کی راہ میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ قرآن کے مکذّب ہیں کہ اس کی منشاء کے برخلاف اصرار کرتے ہیں اور اپنے ایسے افعال سے جو مخالفِ قرآن ہیں اور دشمنوں کے عقائد سے ہم رنگ ہیں دشمنوں کو مدد دیتے ہیں۔ پس اِس طرح اُن عُقدوں میں پھونک مار کر ان کو لاینحل بنانا چاہتے ہیں پس ہم ان شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں) اور نیز ہم ان لوگوں کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں جو حَسد کرتے اور حَسد کے طریقے سوچتے ہیں اور ہم اس وقت سے پناہ مانگتے ہیں جب وہ حَسد کرنے لگیں۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۸)

آخری مظہر شیطان کے اِسم دجّال کا جو مظہر اتم اور اکمل اور خاتم المظاہر ہے وہ قوم ہے جس کا قرآن کے اوّل میں بھی ذکر ہے اور قرآن کے آخر میں بھی یعنی وہ ضالّین کا فرقہ جس کے ذکر پر سورۃ فاتحہ ختم ہوتی ہے اور پھر قرآن شریف کی آخری تین سورتوں میں بھی اس کا ذکر ہے یعنی سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس میں .....سورۃ فلق میں یہ اشارہ کیا گیا کہ یہ قوم اسلام کے لئے خطرناک ہے اور اس کے ذریعہ سے آخری زمانہ میں سخت تاریکی پھیلے گی اور اس زمانہ میں اِسلام کو ایک بڑے شر کا سامنا ہوگا اور یہ لوگ مُعضلات اور دقائقِ دین ...وہ در گرہ دے کر مکّار عورتوں کی طرح لوگوں کو دھوکا دیں گے اور یہ تمام کاروبار محض حَسد کے باعث ہوگا جیساکہ قابیل کا کاروبار حَسد کے باعث تھا فرق صرف یہ ہے کہ قابیل نے اپنے بھائی کا خون زمین پر گرایا مگر یہ لوگ بباعث جوشِ حَسد سچّائی کا خون کریں گے۔ غرض سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں اُن لوگوں کے عقائد کا بیان ہے اور سورۃ فلق میں ان لوگوں کے ان اعمال کی تشریح ہے جو قوّت اور طاقت کے وقت ان سے ظاہر ہوں گے چنانچہ دونوں سورتوں کو بالمقابل رکھنے سے صاف سمجھ آتا ہے کہ پہلی سورۃ یعنی سورۃ اخلاص میں قومِ نصاریٰ کے اعتقادی حالات کا بیان ہے اور دوسری سورۃ میں عملی حالات کا ذکر ہے۔ اور سخت تاریکی سے آخری زمانہ کی طرف اشارہ ہے جبکہ یہ لوگ

اس رُوح کے مظہرِ اتم ہوں گے جو خدا کی طرف سے منقل ہے اور ان دونوں سورتوں کے بالمقابل لکھنے سے جلد تر ان لطیف اشارات کا علم ہو سکتا ہے ..... قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہ مَیں پناہ مانگتا ہوں اُس رَبّ کی جس نے تمام مخلوقات پَیدا کی اِس طرح پر کہ ایک کو پھاڑ کر اس سے دوسرا پیدا کیا یعنی بعض کو بعض کا محتاج بنایا اور جو تاریکی کے بعد صبح کو پَیدا کرنے والا ہے۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں ایسی مخلوق کی شَر سے جو تمام شریروں سے شَر میں بڑھی ہوئی ہے اور شرارتوں میں اس کی نظیر ابتدائے دُنیا سے اخیر تک اَور کوئی نہیں جن کا عقیدہ امرِ حق لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ[1] کے برخلاف ہے یعنی وہ خدا کے لئے ایک بیٹا تجویز کرتے ہیں۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ اور ہم پناہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ کی اس زمانہ سے جبکہ تثلیث اور شرک کی تاریکی تمام دُنیا پر پھیل جائے گی اور نیز اُن لوگوں کے شَر سے کہ جو پھونکیں مار کر گرہیں دیں گے یعنی دھوکا دہی میں جادُو کا کام دکھائیں گے اور راہِ راست کی معرفت کو مشکلات میں ڈال دیں گے اور نیز اس بڑے حاسد کے حَسد سے پناہ مانگتا ہوں جبکہ وہ گروہ سراسر حَسد کی راہ سے حق پوشی کرے گا۔ یہ تمام اشارات عیسائی پادریوں کی طرف ہیں کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جو وہ دُنیا میں شَر پھیلائیں گے اور دُنیا کو تاریکی سے بھر دیں گے اور جادُو کی طرح ان کا دھوکا ہوگا اور وہ سخت حاسد ہوں گے اور اسلام کو حَسد کی راہ سے بنظرِ تحقیر دیکھیں گے اور لفظ رَبّ الْفَلَقِ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس تاریکی کے بعد پھر صُبح کا زمانہ بھی آئے گا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے ..... اِن دونوں سُورتوں (اخلاص اور فلق) میں ایک ہی فرقہ کا ذکر ہے صرف فرق یہ ہے کہ سورۃ اخلاص میں اس فرقہ کی اِعتقادی حالت کا بیان ہے اور سورۃ فلق میں اس فرقہ کی عملی حالت کا ذکر ہے اور اس فرقہ کا نام سورۃ الفلق میں شَرِّ مَا خَلَقَ رکھا گیا ہے یعنی شَرُّ الْبَرِيَّة ۔ اور احادیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دجّال معہود کا نام بھی شر البریّہ ہے کیونکہ آدم کے وقت سے اخیر تک شَر میں اُس کے برابر کوئی نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵ حاشیہ)

سورۃ فلق میں یعنی آیت وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ میں آنے والی ایک سخت تاریکی سے ڈرایا گیا اور فقرہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں آنے والی ایک صبحِ صادق کی بشارت دی گئی اور اس مطلب کے حصول کے لئے سورۃ النّاس میں صبر اور ثبات کے ساتھ وساوس سے بچنے کے لئے تاکید کی گئی۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۲ حاشیہ)

الضَّآلِّيْنَ کے مقابل آخر کی تین سورتیں ہیں۔ اصل تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ ہے اور باقی دونوں سورتیں اس کی

---

[1] سورۃ الاخلاص : ۴

شرح ہیں.....

سورۃ الفلق میں اِس فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یعنی تمام مخلوق کے شر سے اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو رَبّ الفلق ہے یعنی صبح کا مالک ہے یا روشنی ظاہر کرنا اسی کے قبضہ واقتدار میں ہے۔ رَبِّ الْفَلَقِ کا لفظ بتاتا ہے کہ اِس وقت عیسائیت کے فتنہ اور مسیح موعود کی تکفیر اور توہین کے فتنہ کی اندھیری رات احاطہ کرے گی اور پھر کھول کر کہا کہ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور مَیں اس اندھیری رات کے شر سے جو عیسائیت کے فتنہ اور مسیح موعود کے انکار کے فتنہ کی شبِ تار ہے' پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور مَیں ان زنانہ سیرت لوگوں کی شرارت سے پناہ مانگتا ہوں جو گنڈوں پر پھونکیں مارتے ہیں۔ گرہوں سے مراد وہ مُعضِلات اور مشکلات شریعتِ محمدیہ ہیں جن پر جاہل مخالف اعتراض کرتے ہیں اور ان کو ایک پیچیدہ صورت میں پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں اور یہ دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو پادری اور ان کے دوسرے پس خوردہ کھانے والے اور دوسرے وہ ناواقف اور ضدی مُلاں ہیں جو اپنی غلطی کو تو چھوڑتے نہیں اور اپنی نفسانی پھونکوں سے اِس صاف دین میں اَور بھی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں اور زنانہ خصلت رکھتے ہیں کہ خدا کے مامور و مُرسل کے سامنے آتے نہیں۔ پس ان لوگوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں اور ایسا ہی اِن حاسدوں کے حَسد سے پناہ مانگتے ہیں اور اس وقت سے پناہ مانگتے ہیں جب وہ حَسد کرنے لگیں۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

بعض لوگ اِس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سوا اَوروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو مَیں ہلاک ہو جاتا۔ میرے ساتھ فلاں نے اِحسان کیا۔ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مَیں اُس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی تمام پرورشیں ہیں۔ رَبّ یعنی پرورش کنندہ وہی ہے اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی حتّٰی کہ جو ماں باپ بچے پر رحمت کرتے ہیں دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں اور بادشاہ جو رعایا سے اِنصاف کرتا ہے اور اُس کی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل میں خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

اِن تمام باتوں سے اللہ تعالیٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں۔ سب کی پرورشیں اسی کی پرورشیں ہیں بعض لوگ بادشاہوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں نہ ہوتا تو مَیں تباہ ہو جاتا اور میرا فلاں کام بادشاہ نے کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھو کہ ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے۔ اور مومن نہیں ہوتا جب تک کہ دِل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

اِنسان کو اس کا دوست ذرہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کا رحم نہ ہو۔ اسی طرح بچے اور تمام

رشتہ داروں کا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دراصل مَیں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی پرورش نہ ہو تو کوئی پرورش نہیں کرسکتا۔ دیکھو جب خدا تعالیٰ کسی کو بیمار ڈال دیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہیں مگر وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ طاعون کے مرض کی طرف غور کرو سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوُا۔ اصل یہ ہے کہ سب بھلائیاں اُس کی طرف سے ہیں اور وہی ہے کہ جو تمام بدیوں کو دُور کرتا ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۷)

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ غَاسِق عربی میں تاریکی کو کہتے ہیں جو کہ بعد زوال شفق اوّل چاند کو ہوتی ہے اور اسی لئے لفظ قمر پر بھی اس کی آخری راتوں میں بولا جاتا ہے جبکہ اس کا نور جاتا رہتا ہے اور خسوف کی حالت میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کے یہ معنے ہیں مِنْ شَرِّ ظُلْمَةٍ اِذَا دَخَلَ یعنی ظلمت کی بُرائی سے جب وہ داخل ہو۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳)

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ اصل میں صفات کُل نیک ہوتے ہیں جب اُن کو بے موقع اور ناجائز طور پر اِستعمال کیا جاوے تو وہ بُرے ہوجاتے ہیں اور اُن کو گندہ کردیا جاتا ہے لیکن جب ان ہی صفات کو افراط تفریط سے بچا کر محل اور موقع پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کا موجب ہوجاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا ہے مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور دوسری جگہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ۔ اَب سبقت لے جانا بھی تو ایک قِسم کا حَسد ہی ہے۔ سبقت لے جانے والا کب چاہتا ہے کہ اس سے اَور کوئی آگے بڑھ جاوے۔ یہ صفت بچپن ہی سے انسان میں پائی جاتی ہے۔ اگر بچوں کو آگے بڑھنے کی خواہش نہ ہو تو وہ محنت نہیں کرتے اور کوشش کرنے والے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ سابقون گویا حاسد ہی ہوتے ہیں لیکن اِس جگہ حَسد کا مادہ مصفّٰی ہوکر سابق ہوجاتا ہے۔ اسی طرح حاسد ہی بہشت میں سبقت لے جاویں گے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ اوّل)